## شعر و ادب

مولانا عبد الرحمٰن عاجزؔ

# سہما ہوا ہے گل بھی چمن میں کلی کے ساتھ

احباب و اقرباء ہیں تری زندگی کے ساتھ
اترا نہیں ہے قبر میں کوئی کسی کے ساتھ

ہوتی نہیں خوشی کی کبھی قدر و منزلت
احساسِ غم نہ ہو اگر شامل خوشی کے ساتھ

آرام سے رہیں گے ہمیشہ بہشت میں
دکھ درد میں رہے جو ہمیشہ نبیؐ کے ساتھ

برسوں رہے ہیں چشمۂ زمزم سے فیضیاب
لوٹے ہیں ہم تو لوٹے ہیں تشنہ لبی کے ساتھ

دشمن کسی ولی کا بلا سے ہو سب جہاں
خلاقِ دو جہاں ہے خود اپنے ولی کے ساتھ

نیکی کی راہ الگ ہے بدی کی ہے راہ جدا
نیکی کبھی چلی نہیں ہرگز بدی کے ساتھ

دنیا میں جس کے ساتھ رہی جس کی دوستی
اٹھے گا یوم حشر وہ انساں اسی کے ساتھ

ہم معترف تو سب ہیں مگر یہ بتائیے
عامل ہے کون دین پر سنجیدگی کے ساتھ

ساغر ملے تو ساقیٔ کوثر کے ہاتھ سے
بجھ جائے دل کی پیاس بھی تشنہ لبی کے ساتھ

رکھتا ہے ہر قدم پہ قدم پھونک پھونک کر
چلتا ہے دو قدم جو کسی اجنبی کے ساتھ

تقوائے اساسِ فعل ہو تو کچھ خطر نہیں
اللہ کی مدد ہے ہر اک متقی کے ساتھ

گلچیں کا خوف بھی ہے خزاں بھی ہے تاک میں
سہما ہوا ہے گل بھی چمن میں کلی کے ساتھ

تحریر ہو رہا ہے ہر اک نیک و بد عمل
کاتب ہیں دو خدا کے ہر اک آدمی کے ساتھ

تجھ کو جو موت و قبر و قیامت کی فکر ہو
وابستہ تیرا دل نہ ہو پھر دل لگی کے ساتھ

مذموم بخل بھی ہے تو اسراف بھی برا
تو زندگی گزار میانہ روی کے ساتھ

عجزِ بشر میں اوجِ بشر کا نہاں ہے راز
عاجزؔ کا ربط یونہی نہیں عاجزی کے ساتھ